اصول عقائد

تالیف: حضرت آیت اللہ مکارم شیرازی

ترجمہ و تدوین: معارف اسلام پبلشرز

اصول عقائد

تالیف:

حضرت آیت اللہ مکارم شیرازی

ترجمہ وتدوین:

معارف اسلام پبلشرز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکارم شیرازی، ناصر، ۱۳۰۵-

اصول عقائد/ تالیف مکارم شیرازی؛ ترجمہ و تدوین معارف اسلام پبلشرز.- قم: نور مطاف، ۱۴۲۲ق= ۱۳۸۰

۲۸۴ص

۱۰۰ روپے ISBN964-93104-6-0

فہرست نویسی بر اساس اطلاعات فیپا

کتابنامہ بصورت زیر نویس.

عنوان اصلی: پنجاہ درس اصول عقاید.

۱. شیعہ. عقاید ۲. شیعہ اصول دین. الف. عنوان. ب. عنوان: معارف اسلام پبلشرز. ج. عنوان: پنجاہ درس اصول عقاید. اردو.

BP۲۱۱/۵/م۷پ ۹۰۳۶ ۲۹۷/۴۱۷۲

۱۳۸۰

مؤلف: آیۃ اللہ مکارم شیرازی

مترجم: معارف اسلام پبلشرز

ناشر: نور مطاف

تاریخ اشاعت: ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ ق

تعداد: ۲۰۰۰

اشاعت: اول

جملہ حقوق طبع بحق معارف اسلام پبلشرز محفوظ ہیں۔

سوچیے اور جواب دیجیے۔

۱) انسان کی زندگی کی سب سے بڑی خصوصیت کیا ہے؟

۲) انسان قانون کے بغیر زندگی کیوں نہیں گذار سکتا؟

۳) ایک واضح اور روشن مثال کے ذریعے ثابت کریں کہ انسانی زندگی کیلئے کسی قانون اور ضابطے کی کیا اہمیت ہے؟

۴) ایک اچھے قانون ساز کیلئے کن صفات کا ہونا ضروری ہے؟

۵) انبیاءؑ کا انسانوں میں سے ہی ہونا کیوں ضروری ہے؟

تیسرا سبق

انبیاءؑ کیوں معصوم ہیں؟

گناہ اور خطاء سے پاک ہونا

بلا شک وشبہ ہر نبی کیلئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے وہ لوگوں کا یوں اعتماد حاصل کرے کہ اس کی گفتار میں کسی بھی قسم کے جھوٹ یا خطاء کا شائبہ تک نہ ہو ورنہ اس کی رہبری ورہنمائی متزلزل ہو جائے گی۔

اگر انبیاء معصوم نہ ہوں تو بہانہ باز قسم کے لوگ "اس وجہ سے کہ انبیاء غلطی کرتے ہیں" اور حقیقت کے متلاشی افراد انبیاء کے دعویٰ میں متزلزل ہونے کی وجہ سے یا تو ان کی دعوت پر لبیک نہیں کہیں گے یا کم از کم گرمجوشی سے اسے قبول نہیں کریں گے۔

اس دلیل کو ہم "دلیل اعتماد" کا نام دے سکتے ہیں اور یہ دلیل عصمت انبیاء کے دلائل میں سے ایک اہم ترین دلیل ہے۔

بالفاظ دیگر: یہ کیسے ممکن ہے کہ خداوند متعال ایسے شخص کی اطاعت کا حکم دے جو کسی شرط اور قید کے بغیر ہو اور عین ممکن ہے خطا کار ہو یا گناہ کا ارتکاب کرے، کیا ایسی صورت میں لوگ اس کی اطاعت کر سکتے ہیں؟

اگر اطاعت کریں گے تو گویا انہوں نے خطاء اور گناہ کی اتباع کی، اور اگر نہ کریں تو انھوں نے رہبری کے مقام کو تسلیم نہیں کیا خصوصاً اس وجہ سے کہ انبیاء کی رہبری کا مقام دیگر افراد سے مکمل طور پر مختلف ہے کیونکہ لوگ اپنا عقیدہ اور زندگی کے رہنما اصول انھیں انبیاء سے ہی لیتے ہیں۔

اسی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ جب بڑے بڑے مفسران قرآن اس آیہ مبارکہ:

"اطیعو اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم" (نساء آیت ۵۹)

خدا کی اطاعت کرو رسول خدا اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔

پر پہنچتے ہیں تو کہتے ہیں بغیر کسی شرط اور قید کے اطاعت کا حکم اس بات کی دلیل ہے کہ نا صرف انبیاء معصوم ہیں بلکہ اولی الامر بھی معصوم ہیں اور اولی الامر سے مراد نبی اکرم کی طرح معصوم آئمہ ہیں ورگرنہ خداوند متعال ہرگز بغیر کسی قید اور شرط کے ان کی اطاعت کا حکم نہ دیتا۔

ایک اور طریقے سے بھی ہم انبیاء کا ہر گناہ سے پاک و معصوم ہونا ثابت کر سکتے ہیں اور وہ یہ کہ "انبیاء" میں ہر قسم کے گناہ کے عوامل شکست خوردہ ہیں"۔

یعنی جب ہم اپنے نفوس کی طرف نگاہ کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ہم بعض گناہوں اور برے و ناپسندیدہ کاموں کے مقابلے میں تقریباً معصوم ہیں۔

زیادہ وضاحت کیلئے درج ذیل مثالوں میں غور فرمائیں:

کیا آپ کوئی ایسا عقل مند آدمی تلاش کر سکتے ہیں جو آگ کو کھانے کیلئے فکر مند ہو؟ یا کوڑا کرکٹ اور گندگی چبانے کی فکر میں ہو؟

کیا کوئی ایسا باشعور انسان تلاش کیا جا سکتا ہے جو مکمل طور پہ برہنہ ہو کر گلیوں اور بازاروں میں گھومے؟

یقیناً جواب نفی میں ہوگا اور اگر کسی کو ایسا کام کرتے ہوئے دیکھیں گے تو ہمیں یقین ہو جائے گا کہ وہ نارمل انسان نہیں ہے اور کسی نفسیاتی بیماری کا شکار ہو کر اپنی عقل سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے ورگرنہ کسی عقل مند انسان سے ایسا اقدام محال ہے۔

جب ہم اس قسم کے حالات و واقعات کے متعلق غور و فکر کرتے ہیں تو اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ان عادات و اعمال کا غیر معقول اور پست ہونا اس قدر واضح ہے کہ کوئی بھی شخص ان کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔

اب ہم یہاں ایک مختصر جملے کے ذریعے اس حقیقت کو مجسم کرتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ ہر عقل مند اور صحیح و سالم شخص بعض برے اور ناشائستہ کاموں کے مقابلہ میں "محفوظ" یا بالفاظ دیگر "عصمت" رکھتا ہے۔

اس سے کچھ آگے بڑھتے ہیں، انسانوں میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ان ناشائستہ کاموں سے اس قدر پرہیز کرنے والے ہیں کہ عام انسان اس قسم کی احتیاط سے عاری ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک ماہر طبیب جو کہ جراثیم (Microbe) کی مختلف اقسام سے واقف ہے کبھی بھی اس بات پر آمادہ نہیں ہوگا کہ وہ ایک ایسا پانی پیے جو کہ خطرناک قسم کے جراثیموں سے آلودہ ہو جبکہ ایک ان پڑھ اور جاہل انسان اس کام کو انجام دے سکتا ہے۔

اس سادہ سے تجزیہ کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ انسان کی علمی سطح اور آگاہی جتنی بڑھے گی اتنا ہی زیادہ وہ خطاء و اشتباہ سے محفوظ رہے گا۔

پس اس حساب سے اگر کوئی شخص ایمان اور معلومات کے اعتبار سے جتنا زیادہ بلند ہوتا چلا جائیگا اور خدا اور اس کی عدالت پر اعتقاد کا عالم یہ ہوگا کہ گویا وہ ان دونوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے حاضر و ناظر دیکھ رہا ہوگا تو یقیناً وہ اپنے آپ کو تمام گناہوں سے محفوظ رکھے گا اور ہر برا عمل اس کے نزدیک ایسے ہی ہوگا جیسے ہماری نظر میں بازار میں مادرزاد ننگا گھومنا۔

اس کے نزدیک حرام مال ایسے ہی آگ کا شعلہ ہوگا جیسے ہمارے نزدیک حقیقی آگ کہ جسے ہم اپنے منہ کی طرف نہیں لے جاتے وہ بھی حرام مال کو اپنے منہ کی طرف نہیں لے جائے گا۔

اس تمام گفتگو سے یہ نتیجہ نکلا کہ انبیاء اپنے علم و آگاہی اور کامل ایمان کی وجہ سے گناہوں کے تمام عوامل کو کنٹرول میں کر لیتے ہیں کہ جس کے نتیجے میں گناہ کا خواہ کتنا ہی بڑا عامل پیش آئے ان کی عقل و ایمان پر حاوی نہیں ہوسکتا یہی وجہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ انبیاء معصوم ہیں اور گناہوں سے منزہ و مبرا ہیں۔

عصمت کا مقام کیسے باعث فضیلت ہوسکتا ہے؟

بعض ایسے لوگ جو کہ عصمت کے مفہوم اور گناہوں سے بچانے والے عوامل سے آگاہ نہیں ہیں وہ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر خدا کسی کو گناہ سے روک دے اور اس میں ہر قسم کے گناہ کے عوامل ختم کر دے تو یہ چیز اس شخص کیلئے باعث فضیلت نہیں ہے ایسا ایک اجباری عصمت ہے اور زبردستی کی عصمت کو کسی بھی قسم کی فضیلت شمار نہیں کیا جاسکتا، لیکن جو توضیحات ہم ذکر کر چکے ہیں ان سے اس اعتراض کا جواب واضح ہوجاتا ہے کہ: انبیاء کی عصمت میں کسی بھی قسم کا اجباری پہلو نہیں پایا جاتا بلکہ ان کا انتہائی قوی ایمان و کامل یقین،

آگاہی وشناسائی اور فوق العادۃ علم اس بات کا موجب بنا ہے کہ عصمت کی ایک عظیم فضیلت انہیں حاصل ہوئی ہے۔

اگر باہوش اور آگاہ طبیب بیماری کے تمام عوامل سے شدت کے ساتھ پرہیز کرے تو کیا یہ اس کے مجبور ہونے کی دلیل ہے؟

اگر کوئی صحت کے اصولوں کا اس حد تک خیال رکھے تو کیا یہ اس کی فضیلت شمار نہیں ہوگی؟

اگر ایک قانون فہم شخص کسی جنایت کے عدالت میں ہولناک نتائج کو جانتے ہوئے اس سے سختی سے پرہیز کرتا ہے تو کیا یہ اس کی فضیلت شمار نہیں ہوگی؟

پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ انبیاء کا معصوم ہونا نہ صرف ان کے اختیار میں ہے بلکہ ان کیلئے ایک بہت بڑی عظمت بھی ہے۔